از عدالتِ عظمیٰ

پنکج کمار ساہا

بنام

دی سب دیویجنل آفیسر، اسلام پور و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل آرڈر، 1950 / درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل آرڈرز (ترمیم) ایکٹ، 1976:

ایس سی / ایس ٹی سرٹیفکیٹ جاری کرنا - ریاست مغربی بنگال - سنری (ساہا کو چھوڑ کر) ایک درج فہرست ذات - صدر کے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں ساہا ذات کو سنری سے واضح طور پر خارج کر دیا گیا ہے - فیصلہ کن - عدالت صرف صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو دیکھے گی کہ آیا نوٹیفکیشن میں نام کو جگہ ملتی ہے یا نہیں - چونکہ یہ وہاں نہیں ہے، اس لیے جاری کیا گیا سرٹیفکیٹ غیر آئینی ہے - آئین ہند، آرٹیکل 341(1)، 366(24)۔

نتیانند شرما و دیگر بنام ریاست بہار و دیگراں، جے ٹی (1996) 2 ایس سی 117، کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 4680، سال 1996۔

اصل آرڈر ٹی نمبر 2878، سال 1992 کی اپیل میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 25.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے ایس بی سنیل اور رنجن مکھرجی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ خصوصی لیو پٹیشن کلکتہ عدالت عالیہ کے 25 اپریل 1994 کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جو اصل آرڈر ٹی نمبر 92/2878 میں بنایا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزار کے بھائی امل کمار ساہا کو 15 جنوری 1982 کو درج فہرست ذات کا سرٹیفکیٹ دیا گیا اور درخواست گزار کو 22 جنوری 1982 کو سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ بڑے بھائی کو دیا گیا سرٹیفکیٹ 20 دسمبر 1986 کو منسوخ کر دیا گیا تھا، کہا گیا کہ بڑے بھائی نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا جو کہ سی او نمبر 7629، سال 1988 کے طور پر تصدیق شدہ تھا۔ مذکورہ رٹ درخواست کو اس ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا گیا کہ درخواست گزار کے بھائی کو ایک نمائندگی داخل کرنی ہوگی۔ یہاں تک کہ بھائی کی نمائندگی کو 18 دسمبر 1991 کے حکم نامے کے ذریعے خارج کر دیا گیا تھا۔ درخواست گزار کو 6 جنوری 1992 کو ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ اسے دیا گیا سرٹیفکیٹ کیوں منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ درخواست گزار اتھارٹی کے سامنے پیش ہوا اور اپنا وجہ بتاؤ دائر کیا۔ آخر کار 9 جولائی 1992 کے حکم نامے کے ذریعے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیا گیا۔ درخواست گزار کے بڑے بھائی نے رٹ پٹیشن دائر کر کے اپنے سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے حکم کو چیلنج کیا، جو ابھی زیر التوا ہے۔ لیکن منسوخی کے حکم کو چیلنج کرنے والی درخواست گزاروں کی رٹ پٹیشن کو 27 اگست 1992 کو فاضل سنگل جج نے خارج کر دیا اور ڈویژن بنچ نے 25 اپریل 1994 کو محدود مدت میں اپیل کو خارج کر دیا۔ اس لیے خصوصی اجازت کی درخواست۔

جب یہ معاملہ آخری موقع پر سامنے آیا تو ہم نے فاضل وکیل کو آئین کے آرٹیکل 341(1) کے تحت شائع ہونے والا صدارتی نوٹیفکیشن پیش کرنے کی ہدایت کی جسے ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ریاست مغربی بنگال کے حوالے سے آئٹم نمبر 57 سنری (ساہا کو چھوڑ کر) کو درج فہرست ذات قرار دیا گیا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ درخواست گزار کا نام ساہا بتایا گیا ہے۔ اس نے سنری، ایک درج فہرست ذات کے طور پر حیثیت کا دعوی کیا۔

آرٹیکل 366(24) "شیڈولڈ کاسٹس" کی وضاحت کرتا ہے کہ اس کا مطلب ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا اس طرح کی ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے اندر یا گروہوں کا حصہ ہے جسے اس آئین کے مقصد کے لیے آرٹیکل 341 کے تحت درج فہرست ذات سمجھا جاتا ہے۔ آرٹیکل 341(1) میں کہا گیا ہے کہ صدر کسی بھی ریاست یا مرکز کے یونین علاقہ کے حوالے سے اور جہاں وہ ایک ریاست ہے، اس کے گورنر سے مشاورت کے بعد، عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے، ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے کچھ حصوں یا گروہوں کی وضاحت کر سکتا ہے جو اس آئین کے مقاصد کے لیے اس ریاست یا شہری علاقے کے سلسلے میں، جیسا بھی معاملہ ہو، درج فہرست ذاتوں کے طور پر سمجھی جائیں گی۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ مذکورہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے عوامی نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جسے درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل آرڈر، 1950 کہا جاتا ہے اور درج فہرست ذاتیں اور درج

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فہرست قبائل آرڈرز (ترمیم) ایکٹ، 1976 کے بعد 1976 میں اس میں ترمیم کی گئی تھی۔ جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے، سنری (ساہا کو چھوڑ کر) ریاست مغربی بنگال کے مقصد کے لیے ایک درج فہرست ذات ہے۔ درخواست گزار تسلیم شدہ طور پر ساہا کا نام رکھتا ہے۔ حکام نے ایک حقیقت کے طور پر پایا کہ ایک صدی سے زیادہ عرصے سے درخواست گزار کا خاندان ذات کے لحاظ سے ساہا ہے۔ صدر نے گورنر سے مشاورت کے بعد ساہا، جو کہ شراب کی کاروباری برادری ہے، کو درج فہرست ذات کے طور پر خارج کر دیا ہے۔ اگرچہ سنری کے نام سے کچھ درج فہرست ذاتوں نے شراب کشید کرنے کو پیشے کے طور پر اپنایا، لیکن وہ چھوت چھات کا شکار ہیں جبکہ ساہا، آندھرا پردیش میں سیٹھی بلیجا، ایڈیگل یا گوڑا جیسی شراب کی کاروباری برادری، درج فہرست ذات نہیں ہیں۔ درخواست گزار کو دیئے گئے نوٹس میں تفصیلات دی گئیں اور حکام کے سامنے پیش کردہ ریکارڈ پر مجاز اتھارٹی نے غور کیا جس میں کہا گیا کہ ساہا درج فہرست ذات نہیں ہیں اور اس لیے انہیں سنری نہیں سمجھا جا سکتا۔ نتیانند شرما و دیگر بنام ریاست بہار و دیگراں، جے ٹی [1996] 2 ایس سی 117 کے ایک حالیہ فیصلے میں، تین ججوں کی بنچ نے عدالتی جائزے کے دائرہ کار اور ذات کے مترادفات کے سوال پر جانے کے عدالت کے اختیار کا جائزہ لیا تھا۔

اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ اگرچہ شواہد یہ معلوم کرنے کی محدود حد تک قابل قبول ہو سکتے ہیں کہ آیا ایک ذات جو درج فہرست ذات یا قبائل کے طور پر حیثیت کا دعوی کرتی ہے حقیقت میں 1976 کے ایکٹ کے تحت ترمیم شدہ صدارتی نوٹیفکیشن میں شامل تھی، عدالت کو درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے مترادفات کو شامل کرنے یا اس سے خارج کرنے یا اس کی جگہ لینے یا اعلان کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ عدالتیں صرف صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو دیکھیں گی کہ آیا نوٹیفکیشن میں نام کی جگہ ملتی ہے یا نہیں؟ ساہا ذات کو سنری سے واضح طور پر خارج کر دیا گیا ہے، جو ریاست مغربی بنگال کے سلسلے میں صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں مطلع کردہ ایک درج فہرست ذات ہے جو فیصلہ کن ہے۔ لہذا درخواست گزار کو جاری کیا گیا سرٹیفکیٹ واضح طور پر غیر آئینی اور آئین کے ساتھ دھوکہ دہی ہے۔ درخواست گزار کو درج فہرست ذات نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document